(۱۹)

موت کو دریافت کرنا

(To Discover Death)

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

رقتِ قلبی سے محرومی اور کساوتِ قلبی اور غفلت کی سب سے بڑی وجہ موت اور آخرت کا یاد نہ ہونا ہے۔مرنے اوراخروی انجام کوبھولے رہناہی ہر'شر' کادروازہ کھولنے کاباعث،جبکہ اسکی یاد ہر'خیر' کی طرف رغبت کا موجب ہے۔ موت کی یاد پتھر دل کوموم جبکہ موت سے غفلت زندہ دل کوبھی مردہ کردیتی ہے۔اگرکوئی دنیاوآخرت کی خیر کا طالب ہےتواسے ہر لمحہ موت اوراپنے اخروی انجام کا تصوردل میں بسانے کی محنت کرناہوگی،جیسا کہ پیارے رسول ﷺ نےفرمایا:

''لذات کوکاٹ دینے والی موت کوکثرت سے یادکرو۔''

(مشکوٰۃ:1607،ترمذی:2307،حسن)

ابلیس کاہدف: ہروہ فعل جس سے انسان کی خیر وابستہ ہواوراسکی آخرت بنتی ہووہاں ابلیس پوری قوت کے ساتھ آموجود ہوتا ہے۔چونکہ موت اورانجام کی فکرکاتعلق انسان کی ابدی زندگی کی فلاح کے ساتھ ہے،اسلئے یہاں ابلیس پوری قوت کےساتھ حملہ آورہوکرانسان کواُچک لینے کیلئے ہرلمحہ تیار رہتاہے۔ابلیس کی کامیابی موت اورانجام کی فکراوراسکی یاد سے غافل کرنے میں ہےاوروہ اس میں کامیاب ہے۔آج تو ہمیں موت کےتذکرے سے ناگواری ہوتی ہے،لیکن جب وہ وقت آگیاتو بھاگ نہ سکیں گے:

﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ۝﴾ (سورہ ق:19)

''اورموت کی بیہوشی حق کےساتھ آہی پہنچی، یہ ہے وہ چیز جس سےتم بھاگتے تھے''

الا ماشاءاللہ اکثریت اپنے انجام سے بےخبرمحض دنیا کی حقیرلذات میں گم ہوچکی ہے۔

قابوکرنے کاطریقہ: جونہی انسان اپنی موت اورانجام کے متعلق سوچتاہے یاکسی کی موت کی خبرسنتا ہے،شیطان فوراًاسے فریب دیتاہے،وہ کہتاہےابھی تم ہرگزنہیں مرسکتے کیونکہ:

(۱)۔ابھی تمہاری مرنے کی عمرنہیں (۲)۔تمہیں ایسی بیماری نہیں جو موت کا سبب بن سکے، (۳)۔تمھارے ذمے بہت سے کام ہیں (۴)۔کتنے لوگوں کا دارومدارتم پر ہے، (۵)۔تم ملک و قوم کیلئے فائدے کاباعث ہو، (۶)۔وہ لوگ جودین کے کام میں مشغول ہیں،انہیں وسوسہ دلاتا ہے کہ تمھیں اللہ کیوں کرمارے گا،تونے ابھی تودین کابہت کام کرناہے......وغیرہ وغیرہ۔

اس فریب سے نجات! اس فریب سے نجات حاصل کرنا مشکل نہیں۔اگر آپ اپنے گردونواح کا جائزہ لیں کہ کتنے لوگ جو آپ سے زیادہ صحت مند، خوبصورت، ذہین، نیک صفات، دین کا کام کرنے والے، آپ سے کم اور زیادہ عمر والے اس فانی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔انھوں نے بھی کبھی نہ سوچا ہوگا کہ وہ اچانک مر سکتے ہیں۔ بلکہ اگر آپ غور کریں کہ صحابہ کرامؓ،تابعینؒ، تبع تابعینؒ اہل علم حضرات میں سے بھی بعض کم عمری میں ہی رخصت ہو گئے۔تو پھر ہماری کیا گارنٹی ہے... ؟اللہ اپنے فیصلوں میں بے نیاز ہے، اسکی کسی سے رشتے داری نہیں، لہٰذا طول امل سے بچتے ہوئے جلد از جلد زندگی کو صحیح رخ پر متعین کر لیں۔

مزید یہ کہ ابلیس: موت کے ٹاپک کو نظروں کے سامنے بُرا بنائے گا۔جیسے ہی موت پر بات کریں گے آپ کے اپنے قریبی رشتے دار ہی آپ کے گلے پڑ جائیں گے۔اس موضوع پر بات نہیں کرنے دیں گے، بلکہ فوراً توجہ کسی اور طرف کرا دیں گے۔کیونکہ موت کی یاددہانی سے آپکی ابدی زندگی بنتی ہے جو کہ ابلیس کو کسی صورت گوارہ نہیں۔ وہ تو انسان کو ابدی آگ میں جلتے دیکھنا چاہتا ہے۔مزید یہ کہ بلی کو دیکھ کر کبوتر آنکھیں بند کر کے بلی سے بچ تو نہیں سکتا! آپ موت کا تذکرہ کریں یا نہ کریں اُس نے تو اپنے وقت پر آہی جانا ہے۔!تو پھر غافل رہ کر اپنے آپ کو ہلاک کیوں کیا جائے۔؟

موت کی دریافت

ابلیس کے مذکورہ فریب سے نجات پا کر مراد کو پانے کا حل موت کو دریافت (Discover) کرنے میں ہے۔جس نے موت کو دریافت کر لیا اسکی دنیا بھی سکھی ہو گئی اور آخرت بھی، وہ قابلِ رشک ہو گیا۔موت کو دریافت کرنے کا کیا مطلب ہے؟ اسکے مختلف درجات (Steps) ہیں یعنی:

(1)۔مرنے کو یاد رکھنے کی توفیق نصیب ہو جانا، (2)۔مرنے کے خوف سے نجات مل جانا،
(3)۔دنیا میں رہنے کی بجائے، یہاں سے جانا زیادہ بہتر لگنا شروع ہو جانا۔یعنی دنیا کی بجائے اخروی زندگی زیادہ عزیز ہو جانا۔

اس عظیم سعادت کو کیسے پایا جائے؟ اسکے لئے:

(1)۔دنیا کو عارضی قیام گاہ سمجھا جائے

(2)۔اخروی ابدی زندگی پر ایمان اور اس کا یقین پیدا کیا جائے

(3)۔اخروی ابدی ہلاکت اوراخروی لافانی عیش وعشرت کاادراک وشعورحاصل کیاجائے
یہ تین حقائق زندگی میں کیسے آئیں؟ اسکے لئے بہت محنت کرنی ہوگی۔سب سے پہلے اخلاص کی موجودگی میں اسکے لئے: (۱)۔ پختہ فیصلہ کرنا ہوگا، (۲)۔پھربھرپور کاوش وقربانی کرنی ہوگی، (۳)۔قرآن حکیم سے دنیاوآخرت اورموت کی بابت مسلسل آگاہی حاصل کرنی ہوگی،(۴)۔انفاق کرنا ہوگا......(۵)۔مزید یہ کہ بُراماحول، بُری سنگت سے بچنااوراچھاماحول،اچھی صحبت کواختیار کرنا ہوگا۔قرآن وسنت کی بناپران حقائق سے آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحاریر:

(''راہ فلاح کی پہلی گھاٹی''، ''مقصدحیات''،''انسانیت کی عظیم ترین آفت:خواہشات''، ''تلاشِ رب'')

چنانچہ مذکورہ تین حقائق کو زندگی میں لانے سے موت کی دریافت کی طرف سفرِشروع ہوجائے گا،جس کے تین بنیادی درجات کااوپر ذکرکیا گیا۔ان کی کچھ مزید تفصیل یوں ہے:

(1)۔موت کی یاد سے اعراض وغفلت کی بجائے مرنایادرہناشروع ہوجائے گا۔

(2)۔موت کے تذکرے سے خوف نہیں آئے گا۔موت کے ٹاپک پر بات چیت کرنا آسان ہوجائے گا۔

(3)۔جیسے جیسے زندگی بہتر ہوتی جائے گی دنیا سے جانے کاخوف کم ہوتاجائے گا۔جب زندگی اصل معیار پرآجائے گی،یعنی سابقہ کوتاہیوں سے توبہ اورموجودہ ایام بھرپورطریقے سے خیر کے حصول پرگزرناشروع ہوجائیں گےتو مرنے کا خوف جاتا رہے گا۔یادرہے موت کا خوف دوطرح کا ہے۔ایک اخروی انجام کا خوف اور دوسرا فیملی کے بے آسرا ہوجانے کا خوف۔فیملی کاخوف تورہتاہی رہتاہے۔اس کیلئے تو لمبی زندگی درکارہوتی ہے،لیکن موت کی دریافت سے ذاتی انجام کےخوف سےنجات مل جاتی ہے۔

(4)۔ایک دن پرزندگی: موت کی دریافت کا بڑادرجہ زندگی کوایک دن پرلاناہے۔یعنی ہرنصیب ہونے والے دن کوزندگی کا آخری دن سمجھ کرگزارنا۔یہ عظیم سعادت نصیب ہونے سے وقت سے بھرپورفائدہ ملناشروع ہوجائے گا۔خواہشات پرقابونصیب ہوگا،طول عمل سے نجات ملے گی،رقت قلبی آئے گی،کماحقہ خشوع وخضوع ملے گا،گناہوں سے نفرت اورصالحات پرکماحقہ عمل نصیب ہوجائے گا۔حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی صحت میں بیماری کے لئے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے (کچھ) حاصل کرلو''

(بخاری، کتاب الرقاق:6416)

یہ موت کی دریافت کا بڑا درجہ ہے جس سے زندگی کو دیکھنے کا رخ ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔زندگی اگر واقعتاً ایک دن پر آجائے تو مرنے کے خوف سے نجات مل جاتی ہے۔

(5)۔ آخری درجہ: یہ مقربین کا مقام ہے جس میں دنیا کی حقیقت کے پوری طرح کھل جانے سے ،مرنے کا خوف ختم ہونے سے مزید آگے بڑھتے ہوئے دنیا میں رہنے کی بجائے آگے جانا زیادہ بہتر لگنا شروع ہو جاتا ہے۔کیونکہ موت ایمان کیلئے کسوٹی کی طرح ہے۔اگر ایمان وعمل کما حقہ درست ہوں تو انسان ہر وقت دنیا سے جانے کیلئے تیار ہوگا،اور دنیا سے جانے کے تصور سے جس قدر خوف ہوگا اسی قدر ایمان وعمل میں کمی ہوگی۔اور جن کے ہاتھوں نے آگے بھیجی ہی برائی ہے،وہ کبھی مرنا نہ چاہیں گے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل یہود کی بابت فرمایا:

﴿وَ لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِم﴾(البقرہ:95)

''اور یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے بسبب ان (کرتوتوں) کے جو بھیجے ہیں ان کے ہاتھوں نے آگے''

بلکہ اس سے اگلی آیت میں فرمایا:﴿يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ﴾۔''بلکہ چاہتا ہے ان میں سے ہر ایک کہ ملے اسے زندگی ہزار برس کی۔''

اگر انسان حقیقی طور پر مقصد حیات پر آجائے،مومن اور متقی کی عظیم صفت سے متصف ہو جائے تو موت کا خوف دل سے نکل جاتا ہے۔انسان کے عظیم اعمال، اخروی صلہ اور اپنے رب سے ملاقات کی پیشگی ایمانی،قلبی وروحانی تسلی سے اخروی زندگی زیادہ عزیز ہونا شروع ہو جاتی ہے۔یعنی موت اسکے لئے دنیوی مصائب وآلام سے چھٹکارہ اور پروردگارِ حقیقی سے ملاقات اور اسکی رحمت کا مژدہ ہے،جیسا کہ پروردگار نے فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o﴾(النحل:28-29)

''وہ لوگ جن کی جانیں قبض کرتے ہیں فرشتے اس حالت میں کہ وہ نیک پاک ہوں، فرشتے کہتے ہیں تم پر سلام ہو، داخل ہو جاؤ جنت میں ان اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے تھے''

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی خبر دی کہ:

((تحفت المومن الموت)). ''موت تو مومن کیلئے تحفہ ہے'' (مشکوٰۃ:1609)

تو پھر بندہ مومن یہاں سے جانے سے گریزاں کیوں ہوگا؟

یہ عظیم سعادت اس وقت نصیب ہوتی ہے جب انسان کا جینا مرنا اللہ کیلئے ہو جائے۔ زندگی کا ہر دن کما حقہ بڑے مقصدِ حیات (Greator Meaning of Life) کے تحت گزرنا شروع ہو جائے۔ چنانچہ موت کی حقیقت انسان پر اس حد کھل جاتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اگلی زندگی میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اسکی بابت خبر دی:

((کُن فی الدنیا کانک غریب اور عابرُ سبیل وعُد نفسک من اھل القبور)) (مشکوٰۃ، کتاب الرقاق:5274، بخاری:6416)

''دنیا میں اسطرح رہو جیسے کوئی اجنبی یا راہ گزر، اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔''

یہ ہے موت کی دریافت کا اصل مفہوم اور سب سے بڑا درجہ جو زندگی گزارنے کے تصور (Angle of View) کو ہی مکمل تبدیل کر کے انسان کو قابل رشک بنا دیتا ہے۔ ایک نہ ایک دن مر تو جانا ہی ہے۔ حسرت وندامت اور ذلت کی موت مرنے کی بجائے آئیں فیصلہ کریں کہ مرنے سے پہلے موت کو دریافت کرلیں تاکہ مرادِ اصلی کو پا کر دنیا و آخرت دونوں سوکھی ہو جائیں۔

نوٹ: اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ موت کی تمنا نہیں کرنی، بلکہ زندگی کی حفاظت کرنی ہے اور مہلت کو بڑی نعمت اور غنیمت جانتے ہوئے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے: حقوق اللہ کی پاسداری میں اخروی زادِ راہ سمیٹنے کے ساتھ ساتھ، اپنے خاندان (Family) کی ذمہ داریاں نبھانے اور ملک وقوم کی بہتری میں حصہ ڈالنے کیلئے مہلت کی دعا کرنی ہے۔

موت کی دریافت پر رغبت

اب ہم مذکورہ سمت یعنی موت کو دریافت کرنے کی طرف رغبت پر نازل شدہ چند دلائل سے آگاہی حاصل کرتے ہیں تاکہ مراد کو پانا آسان ہو جائے۔

ہرصورت جاناپڑے گا: موت وہ اٹل حقیقت ہے جس سے فرار ممکن نہیں۔ جو بھی دنیا میں آ گیا ایک نہ ایک دن اس نے یہاں سے ابدی زندگی کی طرف لازماً کوچ کرنا ہے:

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ۝﴾ (الاعراف:34)

''اور ہر گروہ کے لیے ایک معیاد معین ہے، پھر جب ان کی موت کا وقتِ مقرر آ جائے گا، اس وقت وہ ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آ گے''

مزید فرمایا:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۝﴾ (العنکبوت:57)

''اور ہر ذی نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور پھر ہماری طرف ہی تم پلٹائے جاؤ گے''

کسی کا دنیا میں آنا اتنا یقینی نہیں جتنا یہاں سے ہمیشہ کیلئے چلے جانا، لیکن اسکے باوجود بھی انسان اپنی موت اور انجام سے جتنا غافل ہے شاید کسی اور چیز سے نہیں۔!

ٹالا نہ جاسکے گا: جب قاصد آ گیا تو پھر اسکی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ بن سکے گا:

﴿ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝﴾ (سورہ نوح:4)

''بلاشبہ جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آ جاتا ہے تو وہ ٹالا نہیں جا سکتا، کاش تم اس حقیقت کو جان جاتے''

اصل بات یہی واضح کی گئی ہے کہ کاش انسان مرنے سے قبل اس حقیقت کو پالے یعنی موت کو دریافت کر لے۔!

دھاک: انسان اپنے انجام سے غافل ہے، جبکہ درج ذیل تین خطرناک آفتیں ہمیں دبوچنے کیلئے ہماری دھاک (یعنی تاک) میں ہیں:

(۱)۔حادثات، (۲)۔مہلک بیماریاں (فالج، ہارٹ اٹیک، کینسر (خون، دل، دماغ، جلد اور جسم کے دیگر تمام اعضاء کا) ، جگر، گردوں کا فیل ہونا، دماغ سمیت جسم کے اندر کہیں بھی خاموش رسولیوں کا بننا..... وغیرہ) اور (۳)۔موت

ان سے بچنے کا واحد حل یہ ہے کہ ہم انہیں دریافت کر کے فوراً انہیں دھاک لگالیں۔

مرتے ہی نام کی بجائے میت: مرتے ہی ہمیں نام سے مخاطب کرنے کی بجائے ہمیں ''میت یا مردہ'' کہنا شروع کر دیا جائے گا۔تدفین (غسل،کفن، جنازہ،قبر میں اتارنے) کے دوران ہمارا نام استعمال نہیں ہوگا۔ بلکہ نام سے مخاطب کرنے کی بجائے یہ کہا جائے گا کہ: میت کو ادھر لاؤ،مردے کو اٹھاؤ،مردے کی کروٹ بدلو،میت کو چارپائی پر ڈالو،میت کو کفن پہناؤ........یہ ہے انسان کی حقیقت! پچھتاوے سے بچنے کیلئے ان حقائق کو بروقت جانیں اورموت کو دریافت کریں۔

مرتے ہی تدفین کی فکر! موت پر لوگ رو بھی رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ فکر بھی لگ جاتی ہے کہ جلد از جلد اسے قبر کے حوالے کر کے بوجھ اتار دیا جائے۔مردے کو رکھنے کیلئے اب کوئی بھی تیار نہیں۔چنانچہ بے حد محبت کرنے والے عزیز و اقارب بھی ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر اسے کفن پہنا کر قبر کے حوالے کر آتے ہیں۔اب قریبی رشتہ دار بھی ہفتہ دو ہفتہ میں معمول کی زندگی پر آجاتے ہیں۔چند ماہ یا سال گزرنے کے بعد مرنے والا ایک افسانہ بن جاتا ہے۔کچھ ہی سالوں بعد اسکا خیال بلکہ نام تک بھی لوگوں کو بھول جاتا ہے۔ساٹھ ستر سال بعد قبر کا نشان بھی مٹ جاتا ہے اور اسی جگہ نئے مردے دفن کر دیے جاتے ہیں۔یہ ہے انسان کی کل کہانی جو لوگوں کی خاطر اپنے خالق کو بھولا،جس نے دنیا اور لوگوں کی خاطر آخرت کی ہمیشہ کی زندگی داؤ پر لگائی، جو دنیا کی خاطر جیا اور مرا۔

ہنستی مسکراتی زندگی! اکثریت اپنے انجام سے بے خبر،اس فانی زندگی کی عارضی خوشیوں میں گم ہے،دنیوی ٹپ ٹاپ اور لمبی امیدیں انسان کو مقصد حیات سے غافل کیئے رکھتی ہیں کہ موت اچانک دستک دے دیتی ہے۔پھر انسان پچھتاتا ہے کہ کاش مہلت مل جائے،لیکن اب مہلت کہاں! نبی کریم ﷺ نے کچھ خطوط کھینچے پھر فرمایا:

''یہ امید ہے اور یہ اس (انسان) کی موت ہے،وہ اسی اثنا میں ہوتا ہے کہ زیادہ قریب والا خط (یعنی موت) اچانک اس تک آپہنچتا ہے۔''

(مشکوۃ،کتاب الرقاق:5269،بخاری:6418)

کیا ہم طولِ عمل سے نجات اور عارضی خوشیوں کی بجائے ہمیشہ کی راحتوں کے حصول کیلئے موت کی یاد دل میں بسانے کیلئے آمادہ ہیں......؟

سب یاد آجائے گا: آج تو انسان دنیا کی مشغولیت میں آخرت سے غافل ہو چکا ہے،لاکھ سمجھائیں

بیدار نہیں ہوتا لیکن بروز قیامت سب سمجھ آجائے گی ،لیکن اب سمجھنا کس کام کا....؟

﴿ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَھَنَّمَ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَہُ الذِّکْرٰی ○ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ○﴾ (الفجر:23-24)

''اور لائی جائے گی اس دن (سب کے سامنے) جہنم ،اس دن سمجھ آجائے گی انسان کو (سب) مگر اب کیا حاصل اسکے سمجھنے کا! اس دن کہے گا ہائے کاش آگے بھیجے ہوتے میں نے (نیک اعمال) اس زندگی کیلئے''

اس وقت پچھتائے کیا ہاتھ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت.......!

لیکن ابھی تو آپکے پاس وقت ہے جاگنا چاہیں تو جاگ سکتے ہیں ،فوراً جاگ جائیں۔

عظیم راحت وسعادت: درج ذیل تصور عظیم راحت وسکون اور سعادت کا باعث ہے:

ہر وقت موت کی یاد کے ساتھ زندگی گزرنی شروع ہوجائے تو وارے نیارے ہوجائیں۔لمبا عرصہ جینے کی آرزو کو قلیل کرنے سے زندگی بہت جلد درست سمت پر چڑھ جاتی ہے۔اگر ہم موت ہتھیلی پر رکھ کر ہر دن جانے کیلئے تیار ہوجائیں، جو وقت بھی ملتا جائے اسے غنیمت (Bonus) سمجھ کر گزاریں تو چین بھی مل جائے گا اور زادِ راہ سمیٹنے کی توفیق بھی۔

زندگی کا خاتمہ.....! موت سے اگر زندگی ہمیشہ کیلئے ختم ہوجائے تو پھر تو کوئی پریشانی نہیں ،آپ جیسے چاہیں اپنی زندگی گزاریں۔لیکن اگر موت نئی ابدی زندگی کے آغاز کا سبب ہے تو پھر بڑی پریشانی ہے۔ موت کا مطلب زندگی کا مکمل خاتمہ نہیں بلکہ نئی ابدی زندگی کا آغاز ہے،مرنے کے بعد یا تو لافانی عیش و عشرت میں جانا ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کا دردناک عذاب:

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ○وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ○﴾ (الانفطار:13-14)

''بلاشک وشبہ نیک وکار ضرور ہوں گے نعمتوں کی بہشت میں اور یقیناً بدکار لوگ ضرور ہوں جہنم میں''

یہ زندگی بڑی قیمتی ہے،وقت کی قدر کی جائے ،زندگی کو ضائع ہونے سے بچایا جائے۔

معمول کی زندگی پر نظر: شیطان فریب میں مبتلا کرتا ہے کہ ،بڑا وقت پڑا ہے،مرنے سے پہلے پہلے ٹھیک ہوجانا ،فکر کی ضرورت نہیں۔یاد رکھیں! موت انہیں حالات میں آنی ہے جن حالات میں معمول

کی زندگی گزر رہی ہے۔انہیں شب وروز سے آپ کو اچانک نکل کر اپنے خالق حقیقی کے روبرو پیش ہونا ہے۔اگر معمول کی زندگی بہتر نہیں تو موت کے وقت اس نے کیسے بہتر ہو جانا ہے......؟اگر آپ واقعتاً کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو پھر شب و روز پر نظر رکھیں۔معمول کی زندگی کو فوراً درست کریں۔معمول کی زندگی کو بہتر نہ کرنا اور خاتمہ بالخیر کی امید رکھنا خودفریبی کے سوا کچھ نہیں۔آپ نے اپنے آپ کو فریب دینا ہے یا فریب سے بچانا ہے.....؟فیصلہ اب آپ کے اپنے ہاتھ ہے....!

سب ساتھ چھوڑ گئے: مٹی کے حوالے کرنے کے بعد اب تو سب عارضی سہارے ساتھ چھوڑ گئے ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں (۱) اس کے گھر والے (۲) اس کا مال (۳) اس کا عمل، چنانچہ دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) چلی جاتی ہے۔اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتا ہے''۔(بخاری:6514)

اب انسان کے ساتھ صرف اس کے عمل نے جانا ہے۔پھر جب قبروں سے اٹھایا جائے گا تو نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ بھائی بھائی سے، ماں بیٹے سے اور بیٹا ماں سے...... بھاگے گا،سب رشتے داریاں ٹوٹ جائیں گی:

﴿فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ۝﴾ (المومنون:23:101)

''پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں رشتے داریاں رہیں گی اور نہ ہی لوگ ایک دوسرے کو پوچھیں گے''

اب تو مکمل طور پر انسان اللہ کے حوالے ہوگیا، بروز قیامت اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہ ہوگی:

﴿یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ۝ کَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِنِ الۡمُسۡتَقَرُّ ۝ یُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الۡاِنۡسَانُ عَلٰی نَفۡسِہٖ بَصِیۡرَۃٌ ۝ وَّلَوۡ اَلۡقٰی مَعَاذِیۡرَہٗ ۝﴾(القیامہ:75:10-14)

''کہے گا اس دن انسان ہے کوئی جائے پناہ؟ ہرگز نہیں ہے کوئی جائے پناہ،(اب

تو) اپنے رب کے سامنے ہی ٹھرنا ہوگا۔ بتا دیا جائے گا اس دن انسان کو اسکا اگلا پچھلا کیا کرایا، بلکہ خود ہی انسان اپنے اوپر آپ خود حجت ہے ،اگرچہ کتنی ہی پیش کرے معذرتیں۔''

<u>فیصلہ کُن کسوٹی:</u> پس اگر آپ اپنے آپ کو چیک کرنا چاہیں کہ دین وایمان کے حوالے سے کہاں کھڑے ہیں؟ تو اسکے لئے حتمی کسوٹی موت ہی ہے۔یعنی اگر آپ ہر دن بلکہ ہر لمحے جانے کیلئے تیار ہیں تو آپ اصل معیار کو پا چکے ہیں اور دنیا سے جانے پر آمادگی میں جتنا زیادہ فرق ہوگا، جتنا زیادہ خوف ہوگا ... آپ اتنا ہی معیار سے دور ہیں۔لہٰذا اس فرق کو کم سے کم کر کے قابل رشک زندگی کو پالیں۔

یاد رکھیں! ہمیں آخرت کی لافانی زندگی کیلئے پیدا کیا گیا ہے، ہم اسی زندگی کو زندگی سمجھ بیٹھے ہیں حالانکہ یہ تو اصل زندگی کی تمہید ہے، یہ تو امتحانی وقفہ ہے جسے موت ڈال کر ابدی زندگی سے کاٹا گیا ہے۔ ہماری زندگی اور موت کے مابین ایک غیر یقینی دیوار حائل ہے۔ ہر آن اندیشہ ہے کہ یہ دیوار ٹوٹ جائے اور آخرت کے حقائق ایک بے پناہ سیلاب کی طرح ہمارے اوپر پھٹ پڑیں۔ ویسے تو ایک منٹ کی بھی گارنٹی نہیں لیکن زندگی پوری بھی ہوگئی تب بھی ۶۰، ۷۰ سال دیکھتے ہی دیکھتے پل بھر میں گزر جانے ہیں۔ اس برف کے بلاک نے بہت جلد غائب ہو جانا ہے۔ جو وقت آنے والا ہو اس میں تو لگتا ہے کہ وقت ہے لیکن جونہی وقت گزر کر ماضی کا حصہ بن جائے تو وہ خواب محسوس ہونے لگتا ہے۔ سابقہ گزری ہوئی زندگی پر نظر دوڑائی جائے تو پل بھر ہی محسوس ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو وقت آگے رہ گیا اس نے بھی بہت جلد گزر جانا ہے، پھر حقیقت بروز قیامت اچھی طرح کھل جائے گی۔ اس دن انسان اپنی دنیا کی زندگی کی بابت خود اقرار کرے گا:

﴿ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَاo﴾ (النازعات:46)

''جس روز دیکھیں گے وہ قیامت کو تو ایسا لگے گا گویا نہیں رہے وہ دنیا میں مگر ایک شام یا ایک صبح''

موت کے وقت تو سب کو سمجھ آ ہی جاتی ہے، لیکن عقلمندی جیتے جی ہی اس دھوکے سے نکل جانے میں ہے، کیا آپ اسکے لئے آمادہ ہیں......؟

پروردگار ہمیں خاتمے سے پہلے پہلے موت کو دریافت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

۞۞۞۞۞

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿ آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغامِ حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں ﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔